سوال

میرا خاوند سگرٹ نوشی کا عادی ہے اور وہ سانس و دمہ کی تکلیف سے دوچار ہے، ہمارے درمیان سگرٹ نوشی ترک کرنے کی وجہ سے کئی ایک مشکلات پیدا ہو چکی ہیں۔ پانچ ماہ قبل میرے خاوند نے اللہ تعالی کے لیے دو رکعت نماز پڑھ کر یہ حلف اٹھایا کہ وہ اب کبھی بھی سگرٹ نوشی نہیں کرے گا، لیکن حلف کے ایک ہفتہ بعد ہی وہ سگرٹ نوشی کرنے لگا، اور مشکلات نے ہمیں پھر گھیر لیا تو میں نے اس سے طلاق کا مطالبہ کر دیا۔ لیکن اس نے مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ کبھی بھی سگرٹ نوشی نہیں کرے گا، لیکن مجھے اس پر مکمل بھروسہ نہیں، اس میں آپ کی صحیح رائے کیا ہے اور اس کی قسم کا کفارہ کیا ہے اور آپ مجھے کیا نصیحت کرتے ہیں؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

سگرٹ نوشی خبیث اور حرام ہے، اس کے نقصانات بہت زیادہ ہیں، اور اللہ تعالی نے اپنی کتاب کریم فرقان حمید میں فرمایا ہے:

اور وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال کیا گیا ہے، آپ ان سے کہہ دیں تمہارے لیے اچھی اور پاکیزہ اشیاء حلال کی گئیں ہیں المائدۃ (4)

اور سورۃ الاعراف میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے:

اور وہ ان کے لیے اچھی اور پاکیزہ اشیاء حلال کرتا ہے اور ان پر خبیث اشیاء حرام کرتا ہے الاعراف (157)۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ تمباکو سگرٹ خبیث اشیاء میں سے ہے تو اس لیے آپ کے خاوند پر واجب ہے کہ وہ اسے ترک کر دے اور اللہ سبحانہ و تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہوا اس سے اجتناب کرے، اور اللہ تعالی کے غضب کو دعوت دینے والے اسباب سے بچے اور اپنے دین اور صحت کی سلامتی اور آپ سے حسن معاشرت کے لیے اسے ترک کر دے۔

اور اس کی قسم کے بارہ میں اس پر یہ واجب ہے کہ وہ قسم کا کفارہ ادا کرے اور اللہ تعالی کے سامنے دوبارہ سگرٹ نوشی کرنے کی توبہ کرے۔

قسم کا کفارہ یہ ہے کہ: دس مسکینوں کا کھانا یا پھر ان کے کپڑے، یا ایک مومن غلام آزاد کرنا، اور اس میں یہ کافی ہے کہ انہیں دن یا رات کا کھانا کھلا دے یا پھر ہر ایک کو نصف صاع اپنے ملک کی خوراک ادا کرے جو کہ تقریبا ڈیڑھ کلو بنتی ہے۔

اور ہم آپ کو یہ وصیت کرتے ہیں کہ اگر وہ نمازی ہے اور اچھی سیرت کا مالک ہے اور سگرٹ نوشی ترک کر دیتا ہے تو آپ اس سے طلاق کا مطالبہ نہ کریں، لیکن اگر وہ معصیت اور گناہ پر مصر رہے تو پھر طلاق کے مطالبہ میں کوئی مانع نہیں ہے۔

واللہ اعلم.

دیکھیں فتاوی الجامعۃ للمراۃ المسلمۃ للشیخ ابن باز (668/2)

13254